



بشارت دی کہ اک میا ہی تیرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فسجان الہی آخری الاعسا دی

بہت خطرات تائید عالمی جہاد
انبار جوہر جمہرات کو قادیان دارالامان صلح لگایا
پہلا ہفتہ وار

قاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام چندہ سالانہ جاریہ روپیہ مالک سے چھ روپے کو کم از کم
پیشگی ادائیگی

نمبر ۱۰۱۰ یوم پنجشنبہ - مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء عیسوی - جلد ۵

سلسلہ کی خبریں

- ۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اید اللہ بنصرہ بخیریت ہیں اور درس قرآن خدا کے فضل سے مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔
- ۲۔ میاں عبدالرشید متعلم گوجرانوالہ دعا کیلئے اسے احباب درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر ایک ابتلاء سے محفوظ رہیں اور عیش آمدہ فکر و غم دور ہو۔
- ۳۔ اگلا پرچہ یا بہت سہ ماہی و بقایا چندہ بذریعہ دی
- ۴۔ ارسال ہوگا۔ اگر خریداران بذریعہ منی آرڈر ایک ایک پیسہ بھیجیں تو آنکھوں کا فائدہ ہوگا۔ ورنہ فیسلر رجسٹری ہر اک دی بی پر جدید قاعدہ ڈاک کے مطابق دینی ٹریجی۔ گویا بجائے غیبت کے اب عظیم دنیا ہوگا۔ اور اگر انکاری تو کہے واپس کر دیا تو سہرا نقصان ہوگا۔ اسکا احتیاط کریں۔ کہ واپس نہ کریں۔ یا ایک روپیہ منی آرڈر کر کے بھیجیں۔

فاروق پریس کی اجراء

احمد لبلہ علی احسانہ کہ مطبع فاروق جاری ہو گیا جو مدت سے بوجہ عدم دستیابی پریس میں بند تھا۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اخبار فاروق کے چھپنے میں جو مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ وہ ناقابل بیان ہیں۔ اپنا پریس نہ ہونے کی وجہ سے فاروق وقت پر شائع نہ ہو سکتا تھا۔ علاوہ اخبار کے تبلیغ رسالت اور رسالہ احمدی کی ایک سال سے کامیاں لکھی ہوئی پڑی تھیں جسکو قادیان مٹین پریس چھاپ کر نہ دیتا تھا۔ ان تمام مجبوریوں کو ناظرین فاروق و خریداران تبلیغ رسالت و رسالہ احمدی نہ جاننے کیوجہ سے خاکسار ایڈیٹر فاروق پر قسم قسم کی بدظنیاں کرتے اور ناراض رہتے تھے۔ مینے اپنی طاقت بہر پریس میں کی تلاش میں کوشش کی۔ اور یہ سچ ہی کہ اخیر اپنے مطبع کے اخبار اور کتب کا طبع ہونا اور وقت پر نکلا دینا ضروری ہے خصوصاً

قادیان میں جہاں بڑا ایک پریس کے دوسری جگہ چھاپا حال اور وہ پریس تمام کام قادیان کا نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو میندہ یا بندہ آخر میں کامیاب ہو گیا اور ماہروں سے پریس جاری کر دیا۔ دہلی سے ایک پرائیوٹ شیار پریس میں جو الحق پریس دہلی میں میرا اس کام کرتا تھا۔ معقول تنخواہ لیکر آ گیا۔ اور کل کش ہی دہلی سے ہی منگائے۔ آئیندہ انشاء اللہ التویر اخبار پریس وقت پر نکلیگا۔ اور تبلیغ رسالت و رسالہ احمدی بھی چھاپا شروع ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ ہر ماہ میں ایک جلد تبلیغ رسالت کی نکلتی رہے گی۔ گوارا مطبع سے لوح ماہی خراج بڑھ گیا ہے۔ اور فاروق کی اشاعت ناقابل ذکر ہے خدا ہی اپنے فضل و کرم سے اس بوجہ کو اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اسکے متعلق آئیندہ میں مفصلانہ خبر ناظرین کو لکھ کر بتاؤنگا۔ کہ مینے ایک کیا کیا۔ اور اپنے میرا کہا تک ماتہ بٹایا۔ اور اب آپ کیا فرمیں ہے۔

مکالمہ شمس و سمر

راقم اور مولوی محفوظ الحق صاحب علی جہت سائلہ
ضلع گجرات سے قادیان کو واپس آ رہے تھے کہ
ایل میں ایک پیغامی مسمیٰ قمر الدین جہلی سے گفتگو ہو گئی
انہوں نے کہا کہ میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے
یہ سوال کیا کہ ان کے پیدا کر نیکی علت غائی کیا
ہے۔ اس نے جواب دیا صاحب خلقت الجن والانس
الا لیعبدون۔ میں نے کہا کہ یہ اگر علت غائی ہے
یہ تو دنیا میں حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر ان ایسی
ہیں جو عبادت نہیں کرتے۔ پس انکا عبادت نکرنا
اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کا فعل ناقص
ہے۔ جو غرض انسان کے پیدا کر نیکی تھی۔ وہ پوری
نہ ہوئی۔ جیسے ایک گھڑی میں اسلئے بناؤں کہ
ٹائم صحیح معلوم ہو۔ اگر وہ گھڑی وقت صحیح نہ بتلا دے
تو سمجھا جائیگا کہ مجھ میں نقص ہے۔ مولوی صاحب
حیران ہو گئے اور انہیں کچھ جواب دینا پڑا۔ پھر کہنے
لگے کہ بعض قادیانی ایسے ہیں کہ انکو دین کی بھی
کچھ خبر نہیں۔ انکو انسان کے پیدا ہونے کی غرض بھی
معلوم نہیں ہے۔ اس پر جو میں نے جواب دیا اور جو اس نے
جرح کی وہ بطور مکالمہ درج کرتا ہوں۔

شمس۔ انسان کے پیدا ہونے کی غرض خدا تعالیٰ
نے عبادت ٹہرائی ہے۔ اور عبادت کے معنی
یہ ہیں کہ اس کے مقرر کردہ قوانین پر عمل کیا جائے
اور امر کو بجالایا جائے۔ اور نواہی سے اجتناب کیا
جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ جبر و اکراہ نہیں کرتا۔ کیونکہ
اگر جبر و اکراہ کرے تو پھر انسان جزا و سزا کا مستحق
نہیں ٹھہرتا۔ اسی لئے فرمایا ہے من شاء فلیق
ومن شاء فکیف انا اعدنا لکافرین فانہا
کہ جو چاہے ہمارے قانون کی اتباع کرے اور جو
چاہے انکار کرے ہاں جو انکار کرے اسکو جہنم میں
ڈالا جائیگا۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ
اپنے نوکر کو کسی جگہ پر بھیجنے کے لئے بلائے۔
اور انعام دینا مقصود ہو۔ اسلئے پہلے اسے کہہ دے

کہ اگر تم حکم بجالاؤ گے تو تمہیں انعام دیا جائیگا۔ ورنہ
سزا۔ اور حکم کے بجالانے اور انکار کرنے میں
اسے اختیار دے اور اس پر جبر و اکراہ نہ کرے
اس پر وہ نوکر جانیسے انکار کر دے۔ تو اب باد
کی غرض تو بلائے سے اس جگہ پر بھیج کر اسے انعام
دینا تھا۔ جبکو اس نوکر نے بوجہ انکار کے حاصل
نہ کیا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی انسان کو پیدا کر نیکی
غرض یہ تھی کہ وہ عبادت کرے اور انعام اور
خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرے۔

قمر۔ نہیں اب انہیں گھڑی کی مثال پر غور کریں
اگر وہ ٹائم صحیح نہ دے تو بنا دے والے کا فعل
یا تو عبث ہوگا۔ یا ناقص۔

شمس۔ حضرت گھڑی بنا نیو اے کا میں
کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ گھڑی میں جو نقص لازم
آئیگا تو وہ خارجی فعل سے آئیگا۔ مثلاً ایک گھڑی
کسی نے بنائی۔ اور اسکی گارنٹی بیس سال کی تھی
تو اسکی بنا نیو اے کی غرض بیس سال تک چلنا
تھا۔ سو اسکی غرض پوری ہوگی۔ لیکن اسے
چلا نیو اے اسکی چابی توڑ دے یا کوئی اور ضرب
لگا دے اور وہ نہ چلے تو اس میں بنا نیو اے کا
قصور نہیں۔ قصور بیجا استعمال کر نیو اے کا ہے
اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی
کی قوت دی ہے۔ تاکہ جزا و سزا کا مستحق ہو۔ اور
اسکے لئے ایک قانون بنا دیا ہے۔ اور اسے
حکم دیا کہ برے کاموں سے پرہیز کرے اور نیکی
کام بجالائے۔ اور فرمایا کہ تم جبر و اکراہ کوئی نہیں
پس جو شخص اپنے نفس امارہ کو نہیں مارتا۔
اور نیکی کی قوت کو بدی کی قوت کے ماتحت کر کے
بیجا استعمال کرتا ہے۔ اور سزا کا مستحق بنتا ہے
تو وہ اسکا اپنا قصور ہے نہ پیدا کر نیو اے لیکر۔
آپ بھی کوئی غرض دنیا کے پیدا کر نیکی قرار دیتے
ہیں یا نہیں۔

قمر۔ دنیا کے پیدا ہونے کی غرض یہ ہے کہ وہ
امن و امان سے زندگی بسر کریں۔ اور قانون پر

انسان جانتا ہے۔ اور وہ انکا اپنا بنا یا ہوا ہے ہر ایک کی
نظرت میں مذکور ہے۔ کہ قانون کیا ہے۔
شمس۔ خدا کی قانون بنانیسے غرض یہ ہے کہ وہ انکو زندگیا
قمر۔ نہیں خدا کا بنا نا ضروری نہیں۔ انسان کی فطرت
میں ہی قانون رکھا ہے۔ ایک ہر یہ ہی بغیر قانون کے نہیں چلتا
شمس۔ فطرت ہی تو خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے
انہیں قانون کس نے رکھا۔ خدا نے یا کسی اور نے۔

قمر۔ خدا نے
شمس۔ پھر قانون ان کیلئے اسی لئے بنایا کہ وہ ان
میں رہیں۔ لیکن یہ بھی غرض حاصل نہ ہوئی۔ پس آپکے مقرر
کردہ اصول کے ماتحت دنیا کا پیدا کرنا عبث اور فضول کام
قمر۔ میرا یہی تو اعتراض تھا۔

شمس۔ آپکا اعتراض تو عبادت پر تھا۔ کہ ان کے
پیدا ہونے کی یہ غرض نہیں نہ اپنی مقرر کردہ غرض و غایت پر
آخر وہ بہت گھبرائے اور کچھ جواب نہ بن آیا۔ اور پھر انکو
آگئے کہ جو خدا تعالیٰ کے فعل کو عبث قرار دیا۔ اور وہ یہ جتنے
میں کسر نہ رہی اور میں نے اپنا جواب سمجھایا۔ کہ غرض یہی ہے
کہ ان عبادت کر کے خدا تعالیٰ سے انعام کو حاصل کرے
پھر کچھ مسج موعود پڑھائیں ہوتی رہیں۔ پھر نبوت پر بحث
ہوئی جس میں وہ اسلئے ... جواب اور شرمندہ
ہوئے کہ گجرات سٹیشن پر انہوں نے اترنا تھا۔ ایک
یادداشتیں پہلے ہی ہمارے پاس آئیں کہ دوسری جگہ
جانبیہ۔ آخر شمس بوجہ اسکی روشنی کے اصل ہونیکے
قمر پر جسکی روشنی الٹا لی ہوتی ہے غالب آیا۔ بیجا
منہ سے ان کو اتنی روحانیت حاصل ہو جاتی ہے
کہ وہ قرآن مجید و حدیث سے انکار کر نیکاز ہو جاتا ہے
اور خدا تعالیٰ کے افعال کو عبث و بیہودہ اور لغو قرار
دینے کی جرات کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہدایت دے
اور ہولے ہولوں کو سید ہے راستہ پر لاوے۔ آمین

(جلال الدین شمس مولوی فاضل)
فوجیں حج کرتی ہیں۔ شملہ ۲۹۔ ستمبر جسٹس بل سرکاری
اعلان شائع ہوا ہے گذشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی سندھ
پارہندوستانی فوج کو آسانیاں ہم پہونچائی گئیں کہ اگر وہ حج
کو جانا چاہیں۔ تو جاسکتے ہیں۔ چنانچہ مصر کی خبر ہے۔ کہ حج بڑی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اخبار فاروق

قادیان - مورخہ اکتوبر ۱۹۲۲ء

کلام الامام

از شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدی کون ہے - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں چندہ دینے والے بہت تھوڑے ہیں۔ آئے دن صدق آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں۔ لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو متواتر ماہ باہ چندہ دیتے ہیں۔ جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کے چندہ میں سے ادا ہو کر اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ ایک معمولی انسان ہی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو انی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اس لائق ہی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔ دنیا میں آجکل کو سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی بغیر مال چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کر عالم اسباب میں ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔

بخیل و مسک وہ شخص ہے کہ جو ایسے عالی مقصد کے کامیابی کے لئے اپنے چیز مثلاً چند پیسے نہیں نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اس دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیر و بکری کی طرح نثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا جتنے کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور اپنی حضرت عمرؓ نے اپنی باط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیؓ نے انقیاس علی قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الہی پر قربان کرنے کے لئے طیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیت تو کرتے ہیں۔ اور اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کرینگے۔ مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پاسکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ ہی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ جب تک تم اپنے عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کے راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پاسکتے اسوقت ہماری جماعت تو تین لاکھ کے ہے اگر ایک ایک پیسہ ہی اس سلسلہ کی امداد مثل لنگر و مدرسہ وغیرہ امداد میں دیں لاکھوں پیسے ہو سکتے ہیں۔ قطر قطرہ بہم شود دریا ایک ایک بوند پانی سے دریا بن جاتا ہے تو کیا ایک ایک پیسہ سے ہزار ہا روپیہ نہیں بن سکتا۔ اور کیا سلسلہ کی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں اگر ایک شخص چار روٹیاں کھاتا ہے آدھی ہی اگر روٹی بچا لے تو یہی اس عہد سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

البتہ یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ اکثر لوگوں کو اب تک کہا ہی نہیں جا تا کہ ہمارے سلسلہ کے لئے کسی چندہ کی ضرورت تھی بہت سے لوگ رومہ کو بیعت کر کے جاتے ہیں۔

اگر ان کو کہا جائے تو ضرور وہ چندہ دیں مگر ترفیب دینا ضروری ہے۔ پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں۔ کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہہ موقع ہاتھ آئیگا نہیں۔ کسا یہہ زمانہ برکت کا ہے۔ کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں۔ بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا چندہ لنگر اور مدرسہ اور دیگر ضروری مددوں میں دے دے سکتا ہے۔ وہ آدمی جو تھوڑا تھوڑا چندہ دے مگر باقاعدہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ دے مگر گاتے دے ہمارے ناظرین فاروق خوب جانتے ہوئے کہ کتنی دفعہ چندہ کے لئے کہا گیا۔ جو کہ قدر زور و دار الفاظ میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یا حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب و حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب دیگر اصحاب مثل شیخ عبدالرحمن صاحب وغیرہ نے وقتاً فوقتاً الفضل کے ذریعہ برادرین کو آگاہ کیا اب ہر ایک احمدی بھائی کا فرض ہے یہ سلسلہ کی روز افزوں اخراجات کا خیال کر کے حتی الامور امداد دینے میں خود کوشش کرے اور دوسرے کو ترغیب دے چاہیے کہ کوئی احمدی مرد ہو یا عورت امدادی چندہ سے محروم نہ رہے۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔

بوشید اسے جو اماں ماہیں قوت شود پیدا بہادر و رونق اندر دھضہ ملت شود پیدا (الحکم نمبر ۱۸۷ ص ۱۷۷ - جولائی ۱۹۲۲ء)

پناہ پناہ پناہ دارالامان فاروق
 بکرون فاروق

کار ہا امام از تذکرہ مولانا ابوالکلام

گزشتہ اشاعت سے آگے

آں لعل گراں بہا ز کان دگر منت
واں دُر یگانہ را منتا نے دگر منت
اندیشہ این واں خیال من و نش
افسانہ عشق را بیا نے دگر منت

فاضل مصنف نے اپنی کتاب میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا دروازہ کھولا ہے جس کی بہت سی مشابہت جناب پیر عبد اللطیف صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب شہید مرحوم مخفون سے ہے سو پہلے تو میں امام احمد بن حنبل کا واقعہ درج کرتی ہوں اور پھر تاؤں کی کہ جو بہت اور استقلال حضرت امام احمد بن حنبل نے تعلیم دین کی حفاظت کیوں کیے دیکھا یا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ چودہویں صدی کے بزرگ کمال کے پیرو اور غلامان سے جس سے مقدمہ جس جہوں میں اس نور کی شعلہ میں اثر گر گئی تھیں۔ وہ چہرے ہوتے تھے مالک حقیقی اور معبود ازلی سے ملے۔

خونے نہ کردہ ایم و کسے را نہ کشتہ ایم
جرم ہمیں کہ عاشق روئے تو کشتہ ایم
ماموں معصوم کے زمانہ میں قاضی ابی داؤد کی حکومت اور جبر نے علماء حق کے لئے دوہنی راستہ بنا۔ کہنے یا اصحاب بدعت کے آگے سر جھکا دیں اور مسئلہ خلیفہ قرآن پر ایمان لا کر ہمیشہ کے لئے اس کی نظیر قائم کر دیں کہ شریعت میں صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ جو رسول بتلا گیا بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ لکھا اور کیا جا سکتا ہے اور ہر ظن کا انہیں دخل ہے۔ ہر رائے اس پر قاضی و آخر ہے ہر فلسفہ اس کا مالک و حاکم ہے یا اس کو قبول کریں یا قید خانوں میں رہنا

کوڑوں سے بیٹا جانا منظور کریں۔ بہتوں کے قدم تو پہلے ہی لڑکھائے گئے تھے دو آدمی امام احمد کے ساتھ قید کئے گئے تھے شہداء محسن کی تاب نہ لاکر اتر کر کے چھوٹ گئے۔ بعض نے روپوشی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی دین انخالص کا بقا و قیام ایک عظیم الشان قربانی کا ظہار تھا تو غور کر و صرف امام موصوف ہی تھے جنکو فاتح و سلطان عہد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ انہوں نے نہ تو دعاۃ فتن و بدعت کے آگے سر جھکا یا نہ روپوشی خاموشی کنارہ کشی اختیار کی بلکہ دین خالص کے قیام کی راہ میں اپنے نفس و وجود کو قربان کر دینے اور تمام خلف امت کے لئے ثبات و استقامت علی السنۃ کی راہ کو ہل دینے کے لئے حکم فاضل کی صبر الواعزم من الرسل ائمہ کبر کے ہوئے۔

اسی طرح پیر عبد اللطیف صاحب کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت پیر عبد اللطیف کابل سے پنجاب میں تشریف لائے حضرت مسیح موعود و مامور من اللہ کا ذکر سنا دینار کے لئے انکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قاعدہ ہے کہ نور ہدایت نور کی طرف کشش کرتا ہے پروانہ دیوانہ وار شمع پر گرتا ہے جو محبت کے نور کی تہروی سی خچک اسکے دل میں نہاں ہوئی ہے اسے مجبور کرتی ہے۔ کہ شمع کے درختاں نور سے جھلے لیں۔ خواہ جان ہی چلی جائے مینے معصوم بچوں کو اکثر اوقات روشنی کو پکڑنے کی بڑی جدوجہد سے کوشش کرتے دیکھا ہے جس کا سبب مجھے تو یہی سمجھاؤ دیا ہے کہ چونکہ اسکے دل ہی گناہ کی ظلمت اور تاریکی سے پاک نور سے منور اور روشن ہیں اسی لئے وہ اس روشنی کے پکڑنے کی سعی کرتے ہیں۔ کیونکہ جنس کو جنس کے ساتھ ہمیشہ زبردست انس اور محبت ہے۔ غرض کہ پیر صاحب نے جب امام زمان کو دیکھا تو ایک نظر میں ہی کمال

ہوئے اور سمجھ گئے کہ اس مصباح ہدایت کے تجلیہ پر گزرا غرور و روشن نہیں ہو سکتے۔ سیکڑوں مریدوں اور خادموں کے آقا پیر عبد اللطیف صاحب متاع عجز و شکستگی کا سرمایہ لئے بیٹھے ایک گوشہ میں گئے اور زبان حال سے کہنے لگے۔ آں دل کہ رم نہ بودے از خود ہر جواناں
دیرینہ سال سپرے بردش بیک نگاہی
ایسے عاشق صادق بنے اور ایسے عشق
نبہا یا کہ جان تک دینے سے دریغ نہ کیا۔ اگر زیادہ مسجد میں بھیر ہو جاتی تو لوگوں کو بصد منت التجا کرتے کہ میرے اور حضرت مسیح موعود کے درمیان سے ذرا ہٹ جائیے مجھے انکے چہرہ مبارک کی زیارت سے سیری نہیں ہوتی۔ چند روز بعد واپس وطن تشریف لے گئے چونکہ وہ مامور من اللہ کی مصباح ہدایت سے روشنی لے گئے تھے۔ اپنے ہم وطنوں کا تاریکی میں رہنا گوارا نہ کر سکے۔ عیسیٰ پرستی کی ظلمت اور یہود کی طرح بیجا انتظار مہدی و مسیح کی قعر ضلالت سے از روئے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ انکو نکالنے کی کوشش کی جسکو سنکر علماء جبل و فوج خود پرستی کی آڑ میں نفس پروری اور بہت پرستی کرتے ہیں ہر عہد اور دور میں بندگان خدا کی تباہیاں اور بربادیاں انہیں کے ہاتھوں ہی ہوتی رہی ہیں۔ تاکے ملامت مژدہ اشک بار من یک باز ہم نصیریت چشم سیاہ خویش
چونکہ مامور من اللہ کی باتیں علماء سو کی روزی اور توہم دنیا میں خلل انداز ہوتی ہیں اسی سبب سے فقہائے دولت اور علماء دربار فقرائے حق نور پر ستارہ صداقت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اس مخفی کینہ غد کو نکالنے کے لئے ہر طرح کے نام و نہاد مذہبی الزام حیل پیدا کر لیتے ہیں۔ چونکہ بادشاہ اور عوام انکے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ اس لئے جب جانتے ہیں مذہبی الزام تو انکو عوام کو بڑ کا دیتے ہیں۔ جب جانتے ہیں بدشعور

دیکھا کہ بادشاہ وقت کو اپنا مخالف کر بیٹھے ہیں۔ ایسا ہی حضرت پر صاحب کے ساتھ واقعہ پیش آیا علماء سوئے، پیر صبیح اللہ کو ان کے اعتقاد است پر سخت انکسایا سب سے بہاری جرم یہ تھا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ مانتا ہے یہ کہتا ہے کہ نصاریٰ کا نبی اسلام کو زندہ کرنے کے لئے کئی ہزار سال کی عمر یا کر نہیں آئیگا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی سے اسکا امتی بنی کا رتبہ ہے گا اور مسیح کا درجہ بائیکا۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ انجا باصالت و اینجا بہ تبعیت نبوت ملے گی جس عیسیٰ اور مہدی کا وعدہ مخبر صادق نے حدیثوں میں فرمایا ہے وہ احیاء دینی کی واسطے آگیا ہے اور نصاریٰ کے نبی کے زیر منت ہونے سے رب العالمین نے ہمیں بچالیا ہے۔

ماور من اللہ نے وفات مسیح کے گورکھ بندہ کے کوجہیں علماء سوء پھنس رہے تھے قرآن کریم کی کئی آیات نبیات سے حل کر دیا ہے اسلام کو بظاہر تو اس عقیدہ سے ضرر پہونچتا نظر نہیں آتا تھا ہاں اللہ جسے تیرت کا اور کفارہ کا سر قلم ہوا جاتا تھا۔ جو کہ علماء سوء کو ناگوار خاطر گذرا اور امیر کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ یا تو ساجزادہ عبداللطیف سے انکا عقیدہ بدوادیں یا انہیں قید کریں یہی وقت تھا کہ دینی اپنے پھلتے پہونے اور پھیلنے کے لئے خون کی آبیاری چاہتا تھا جسکو ہر شہید نے بخوشی قبول کیا سخت سخت محنت محنت اذیتیں ان کے مبارک عقیدہ کو تزلزل نہ کر سکیں۔

پھر حضرت احمد بن حنبل قید کئے گئے چار چار بوہل بیڑیاں پاؤں میں ڈالی گئیں پس لیں اسی عالم میں بغداد سے طرلوں سے چلے اور علم دیا گیا کہ بلا مد وغیرہ خود ہی اونٹ پر سوار ہوں اور خود ہی اونٹ سے اتریں اسکو بھی قبول کر لیا۔ بوہل بیڑیوں کے سبب حل نہیں کئے تھے اٹھتے تھے اور اگر گرنے تھے عین رمضان مبارک عشرہ اشیر میں جسکا نام عید الفطر ہے دلوں کی حالت

زیادہ محبوب ہے ہوس کے پیا سے جلتی دہوپ میں بٹھائے گئے اور اس بیٹے پر جو علم و معارف نبوت کی حامل تھی لگاتار کوڑے اس طرح مارے گئے کہ ہر جلا د و ضرب میں پوری قوت سے لگا کر پیچھے ہٹ جاتا اور پھر تازہ دم جلا د اسکی جگہ لیتا۔ اسکو بھی خوشی خوشی برداشت کر لیا۔ مگر اللہ کے عشق سے منہ نہ موڑا اور راہ راست سے نہ ہی منحرف ہوئے۔ تازیانے کی ضرب پر جو عدا زبان سے نکلتی تھی وہ خیر فریغ کی نہ تھی اور نہ ہی شور و فغاں کی بلکہ وہی تھی جسکے لئے یہ سب کچھ ہو رہا تھا یعنی القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اللہ اللہ یہ کیسی مقام دعوت کبریٰ کی خیر دہی اور سلطانی تھی اور داشت یا بست کی ہیبت سقوط کو خود لہو متھم جکی ہیبت در عجب سے قیصر دم لڑزاں ترساں رہتا تھا سر پر کپڑا تھا جلا دوں کا مجمع چاروں طرف گھیرا ہوئے تھا اور وہ بار بار کہہ رہا تھا کہ یا احمد واللہ میں تم پر اس سے ہی زیادہ شفقت رکھتا ہوں جسقدر اپنے بیٹے کے لئے شفیق ہوں اللہ تم خلق قرآن کا اقرار کرو۔ اپنی اپنی آہنی ہاتھوں میں بیڑیاں کہو لدوں لیکن اس پیکر حق اس مجسمہ سنت اس مرید روح القدس اس صابر اعظم کی زبان صدق سے صرف یہی جواب نکلتا تھا کہ کتاب اللہ سے دیکھا دیا اسکے رسول کا کوئی قول پیش کرو تو میں اقرار کروں اسکے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔

جو غلام آفتاب مجھ ز آفتاب گویم
نہ شمع نہ شمش پرستم کہ حدیث خراگم
معتصم نے عاجز آکر قاضی ابن داؤد وغیرہ کو کہہ دیا کہ کوئی دلیل پیش کرو۔ وہ اپنے دلائل عقیدہ و فلسفہ یونانیہ سے قائل کرتے تو وہ فرما۔ تو میرا سر کو ہیکانے والی کتاب اللہ اور سنت رسول ہے اور کوئی علم یا دلیل نہیں ہے۔
ما قصہ سکندر دوارا نخواستہ دام
از ما بجز حکایت مہر و فانیس
ایسا ہی حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ

علماء و چلنے والے وفات مسیح اور نزول مسیح محمدی اور الہام الہی کے ہمیشہ جاری رہنے پر مباحثہ کیا شہید مرحوم نے وفات مسیح قرآن کریم کی آیات نبیات متوفیک ورافیک سے کمال صراحت ثابت کر دی اور قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ مرے ہوئے واپس نہیں آتے اسی امت سے جو کہ یہودی صفت بن رہی ہے۔ امام عیسیٰ صفت نے حدیثوں کے بموجب آنا تھا سو آگیا۔ اس پر الہام الہی بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت پر پورے اترتے ہیں۔ پھر فیض ربانی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ اس نعم علیہ گروہ میں شامل ہے جس میں انبیا صلیا شہید ہوئے ہیں۔ پھر یہ بھی ثابت کر دیا کہ لا عیسیٰ الا مہدی اور امام کم منکم والی حدیث اب پوری ہو گئی ہے۔ علماء کو اس مباحثہ سے سخت زک آئی اور سمجھ گئے کہ صداقت کی جڑ بڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اور سچی بات ہمیشہ دلیں گھر کئے بغیر نہیں رہتی دلیں اثر پیدا کرنا اسکا خاصہ ہے جہاں تک ہو سکے انکی زبان بندی کی کوشش کریں جسکا بڑا عمدہ ذریعہ قید خانہ ہے۔ ایک دنیا دار فاسق ایک دنیا پرست عالم میں یہی فرق ہے کہ پہلا اپنی ہوا پرستوں کا اعتراف فسق کے ساتھ انجام دیتا ہے دوسرا دیندار می اور احتساب شرعی کی ظاہر و دشتی

یا لبا یبت ما ہنہ ہنہ ہنہ ہنہ
عاشقی ہم ننگ و عارے بودہ است
اس زمانہ میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو مسلمان کی بستیوں میں امن مل سکتا ہے۔ لیکن خدا کے بندوں کے لئے کہیں پناہ نہیں۔ غرضیکہ اسی گناہ پر کہ یہ کیوں مانتا ہے کہ مسیح مہدی آگیا ہے اور رسول کی حدیثیں پوری ہو گئی ہیں۔ اب انتظار بے سود ہے۔
یار و جو مرد آنے کو تہادہ تو آچکا
ہنہ راز تم کو شمس و قمر بھی تبا چکا

انکو لوہے کی وزنی بیڑیاں اور گلے میں بہاری طوق
پینا یا گیا اور انہیں بیڑیوں کو پہنے ہوئے خوش
سے کابل لائے گئے اور قید خانے میں دئے گئے
وہاں کئی ماہ اسی تعذیب میں قید رہے۔ انکا
پہلوں کی پنکھڑیوں اور روئی کے گالوں سے
زیادہ نرم جسم لوہے کے آہنی طوق اور بیڑیوں
کی کسک سے اسقدر تراشا گیا کہ گلے بازوؤں اور
پنڈلیوں کا گوشت گل کر ہڈیاں نظر آنے لگیں
امیر کئی آدمیوں کو قید خانے میں پوچھنے کے لئے
بھیجا جو کہ حضرت پر صاحب کو کہتے کہ خوف جان
تقیہ کرنے کی رخصت نکل سکتی ہے اسی بنا پر اپنا
عقیدہ بدل لیں یہ آپ فرماتے رخصت اور مصلحت
اسی میں ہے کہ بطلان اور ضلالت کو قبول کر لوں
حیدر جلی اور بہانہ سازی کا نام تمہاری بولی میں
رخصت ہے ہمت کی موت اور ایمان کی جانکشی کو
تمہاری بستی میں دانشمندی اور مصلحت مبنی کے
نام سے پکارا جاتا ہے۔ لہذا اس عالم کی کیا خبر قلیہ
عزائم اور ہمت آباد عشق کے معاملات تمہارے
دہم گمان سے ہی بالاتر ہے

عاشق نہ شدی محنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو نامہ سچاں چہ کشاید
تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ کسی نہ کسی طرح
اپنے ایمان کی بچی بچی کو بچاؤ اگرچہ اسکی ہوی
امید نہیں ہے

تو اسے گرد تو ہم شوکت دریا چہ میدانی
اسیر عذر ننگ و سحت صحرایہ میدانی
یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ فور دیکھ کر غلٹ میں جاؤں
ہدایت سے منور ہو کر جہالت اور گمراہی میں پہنچوں
میں امیروں بادشاہوں کو قبلہ کعبہ بتائینے والے
شخص سے اس کبھی کو ہزار درجہ افضل اور بہتر
سمجھتا ہوں جو نجاست پر بیٹھتا ہے

یہ بستی سنہ دگر متہم سازد مرا ساقی
مہر از یادہ پارینہ ام پچانہ بودارد
حبس طوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

ساتروں نے موسیٰ کے خدا کے جہلک پر
جانبیں قربان کر دی تھیں اور تقیہ کو پیش نظر رکھ کر
ایک پل کے لئے فرعون کی رضا مندی کی پر وہ
نہیں کی بلکہ اپنے مولیٰ کی خوشنودی پر نثار ہو گئے
تھے میں ہی ایسے ہی کرونگا ۶

یاتن رسد بجاناں یا جان نرتن بر آئند
جب قید خانے کے آلہ تعذیب میں کچھ کامیابی
نہ ہوئی تو سب نے مل کر شہید مرحوم کو سنگسار
کرنے کا فتوے دیا جب یہ حکم سنایا گیا تو اپنے
فرمایا ۷

عشق بستاں خویشاں بفروش
کہ زیں خو بہتر تجارت بہست
ترک مال و ترک جان و ترک سر
در طریق عشق اول منزل بہست

افسوس عشاق حق کے ساتھ ہمیشہ ہی ہوا
اور اعدائے حق و اصلاح کے ہاتھوں کبھی انکو
امن کی گھڑیاں نصیب نہ ہوئیں۔ یہی ہوتا رہا
ہے اور شاید ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ دشمنان
حق نے اگر انکی جانوں کو سب سے بڑی چیز
سمجھ کر لینا چاہا تو انہوں نے یہی اپنی جان کو دنیا
کی ساری چیزوں میں سب سے زیادہ پیچ اور ادنیٰ
سمجھا ۸

جانہست ہر آئینہ خواب رفتن
اندر غم عشق تو رود اولے تر
شہید مرحوم کو جہاں سنگسار کرنا تھا کھڑا کیا گیا
تو امیر حبیب اللہ نے بڑ بڑکھایا کہ میں آپکی بڑی
عزت کرتا ہوں صرف ایک دفعہ زبان سے اقرار
کر لیجئے کہ میں اپنے عقیدہ سے باز آیا تو جو
آپکی کئی ہزار کی جائداد جو ضبط کی گئی ہے۔
وہ بھی واپس دیدیجیو مگر اس سے زیادہ
یہی اور جو آپ کا خاندان زیر حراست ہے
انکو بھی عزت سے واپس کر دیں گے آپ کو یہی
اپنے ہاتھوں پر مار کر دوں گا۔ مگر وہ اسے نہیں
عشق ہی جو یا کہ میرا عقیدہ بالکل راستہ

میں سوچ سمجھ کر قرآن اور حدیث کے رو سے مسیحی
کو ماننا ہے اگر دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے
تو یہی میں اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتا۔ مومنوں
پر ہمیشہ ابتلا آتے رہے انہوں نے استقلال
اور ثابت قدمیوں سے انکا مقابلہ کیا رخصت
نکالنی عاشقان حق کا کام نہیں صحابہ کبار کجب
رسول صلعم سے کفار کے ناقابل برداشت جوہر
ظلم سے تنگ آکر عرض کی تو حضور نے فرمایا
کہ بے صبر مت بنو تم سے پہلے دین حق کے
حامی آروں سے خشک لکڑی تو نئی طرح پھیر
گئے مگر دین حق سے منہ نہ موڑ کر استقامت
کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ ۹

داغ کہ شفیق اند طہیباں ہمیں بیک
مریم کہ نہ محبوب نہ بد دشمن پیشست
جب کوئی اس صبر و تحمل کے مجسم نمونے صدق
راستی کی جیتی جاگتی تصویر نور حق کے پتلے دین
حق کے شدید ای و فدائی سے عقائد کی بابت
دریافت کرتا تو بڑی وضاحت سے اسکا جواب
دیتے اور کہتے ۱۰

بجرم عشق گر کشتی مرا مومن احسانم
گناہ زائد بیدرد یارب چیست حیرانم
اخیر وقت ہی زبان پر یہی جاری تھا کہ میں نے مانا مسیح
اور مہدی کو وہ خدا کا برگزیدہ اور نرستادہ ہے
جتنے کہ سنگ دیوں نے پتھروں کی بارش شروع
کر دی آن کی آن میں روح اس نفس غصری کو چھوڑ
دنیا کے آلام رنج سے آزاد ہو کر اپنے اصلی مالک
اور حقیقی خالق محبوب الہی سے جالی مسیح کے
سچے خادم بنے دین حق پر اپنی جان قربان کر دی
مقدس جسم کے پتھروں سے پرزے پرزے
اڑ گئے۔ سبحان اللہ کار بار عالم کی بوالعجبی ۱۱۔

اور جہاں ہزار رنگ کی بوقصودی ایہ ہے خدمت
انسانی کا وہ صلہ جو دنیا نے اپنے غباروں
کو ہمیشہ دیا ہے اور یہ ہے عشق و حق و شفیق کا
نتیجہ جو اس ظلم آباد ارضی میں ہمیشہ نیاز مند

حق کو ملا ہے ۔
گفتی چہ شد قاعدہ مہر و نصبت
رسم کہنی بود لبہد تو برافت
دنیا کو عملی نمونہ دکھلا دیا کہ نبی کے پیرو ایسے بند
ہمت ہوتے ہیں اپنے دین کے آگے
جان عزیز تک بھی سمجھتے ہیں ۔ یہ ایک ایسا عظیم
کام شہید مرحوم کے ہاتھوں خداوند کریم نے
سہ انجام دلوا یا جسکی نظیر زمانہ بہت کم دکھلا
سکتا ہے شہید مرحوم میں اس مالک عودۃ
غریبہ کی قوت جس نے انکو ایسے پاک
اور دلیر کر دیا تھا ۔ کہ عمال حکومت چچھر اور ملکی
سے بڑھ کر انکی نظر نہیں وقعت نہیں رکھتے
جن آنکھوں نے جلال الہی اور نور نبوت کا مشاہدہ
کیا ہوا ان مٹی کے پتوں کی سبھوں نے بہت سا
سوننا چاندی اپنے اوپر لپی رکھا ہے اور لوہا
تیز کر کے کاندھے پر ڈال رکھا ہے کب سے وہ
کرتے ہیں ۔

میں حقیر گدا یاں عشق را کیں قوم
شہاں بے کمر و خسروان بے کلمہ اند
اور حق بات کہنے سے کب بھجکتے ہیں ۔ مردانہ وار
دار پر چڑھتے اور ان المحبوب کی دستاں صدا
دیتے جاتے ہیں دنیا اور دنیا سے پیار کرنے
والوں کو دکھاتے ہیں ۔ کہ عاشق ہستی نام عالم میں
دین حق پر قربان ہونے کے لئے آتے ہیں ۔
اور خوش خوش اپنی قربانی دیکر وہی لباس گلگون
اور خلعت رنگیں ساتھ لیکر اپنے مولا کے
پاس چلے جاتے ہیں ۔ جہاں خون عشق کے
سرخ دہوں سے بڑھ کر شائد اور کوئی نقش و
نگار عمل محبوب نہیں ۔

خون شہیدان ز آب اولیٰ ترست
ایں گناہ از صد ثواب اولیٰ ترست
صاحبان ہوش و نرداب آپ ہی سچ
بتائیں کہ پیر شہید مرحوم کی قربانی حضرت
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی

حالت میں کم ہے ؟ کیا یہ سچی قربانی اپنے
آقائے نامدار کی قوت قدسی کا پتہ نہیں دیتی
کہ اسکے خادموں میں دین حق کی اس قدر تڑپ
ہے کہ اپنی جان کو دین برحق پر نثار کر کے
اپنے بچے نبی کی نبوت پر اپنے خون پاک
سے مہر بنی شہت کر دی ہیں ۔

ہاں جب پیر شہید کی خبر اس دعوت
غریبہ کے مالک کو پہنچی تو انہیں الہام ہوا کہ
شہید تو اصل حبیب تھو چکا ۔ اب اسکا شہید
کر نہیوالا ضرور اپنے جرم کی سزا پاٹے گا ۔ اور
قتل کیا جائیگا ۔ کئی ہزار آدمی کابل میں مہینے
جہاں کہ بیگناہ کا مقدس خون گرایا گیا ہے ۔
کچھ ہو رہے گے عاشق و ہوس میں متیار
آیا ہے آجہ مزاج تیرا امتحان پر
چنانچہ اسی سال کابل میں ایسا سخت میفہ
پھوٹا جس سے پیش گوئی کا ایک حصہ قدرے
پورا ہو گیا ۔ اور دوسرا حصہ جو باقی تھا وہ پارساں
امیر حبیب اللہ خاں کو کسی فرشتہ غیب نے
قتل کر کے پورا کر دیا ۔

اس مامور من اللہ کی ہر ایک معاملہ میں
اللہ تعالیٰ نے اس قدر تائید فرمائی کہ کوئی
بات باطل نہ ہونے دی جن علماؤں نے
مقابلہ کیا منہ کی کہاٹی ۔ ڈوٹی ۔ لیکھو آتھم کے
علاوہ مولویان قصوری جمہونی جنڈیالوی نے
سہ اٹھایا تو تیغ مبارک کی ایک وار کا تاب
نہ لاکر خس کم جہاں پاک والا معاملہ کر کے اسکی
صداقت پر مہر بن لگائے ۔ غرض سینکڑوں
نشانات اسکے مقدس ہاتھوں پر ظاہر ہوئے
ہوئے جو کچھ انکی مبارک زندگی میں ہی پورے
ہو گئے ۔ اور کچھ ہو رہے ہیں چشم بصیرت
کہو لکر دیکھنے کی ضرورت ہے ۔ اخیر میں میں
فاضل مصنف تذکرہ کی خدمت میں مخلصانہ
ہمدردانہ اور مشفقانہ عرض کرتی ہوں ۔ کہ
آپکی تحریر راستی اور صداقت سے برنیر ہے

آپ بائیں سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کو اسی منہا
نبوت پر پر کہیں جو کہ آپ نے خود ہی مقرر کئے ہیں
اور پھر دیکھیں کہ آیا وہ اس کسوٹی پر پورے اترتے
ہیں یا نہیں ؟ کسر صلیب اور قتل الخنزیر کا جو کام سچ
کے ذمہ تھا وہ انہوں نے کیا ہے یا نہیں ؟
سب ادیان باطلہ کے اپنی شمشیر قلم سے سر کاٹکر
کچلے ہیں یا نہیں ؟

ان کی پیشگوئی کے مطابق سفید پرند جوق در جوق انکے
جہنم کے تلے آ رہے ہیں یا نہیں ؟
ان کے دم قدم کی برکت سے سرزمین یورپ میں
واحد خدا کے کئی پرستار بن گئے ہیں یا نہیں ؟
کفرستان یورپ میں خانہ خدا کی بنیاد رکھی گئی ہے
یا نہیں ؟

جو کام آج تک علما فضلہ ابو الوفا امرار ڈوسا ٹرے
بڑے سرو سامانوں کے ساتھ نہیں بناہ سکتے
تھے اس جماعت بنوی کے چند مجاہد دنیا کو لکر کے
دکھا رہے ہیں یا نہیں ؟

امریکی میں ایک اکیلا خادم مسیح سینکڑوں مشکلوں
نہاروں رکاوٹوں کو کاٹ کر اپنے سچے خلیفہ کی دعا کی
برکت سے نئی دنیا میں اپنا مشن قائم کرنے
میں کامیاب ہو گیا ہے یا نہیں ؟

کیا مسلمانوں کے اور کسی فرقہ نے بھی تن من
دہن دامن درمے درمے قلمے جسے اتنی اسلام کی خدمت
کی ہے یا نہیں ؟

میں امید کرتی ہوں کہ فاضل مصنف کا نام
نامی چونکہ آزاد ہے وہ امریکہ کی طرح اپنی آزادی
پر بٹہ نہیں لگائے گا اور غور کرے گا کہ سوائے سلسلہ
الہیہ اور مالک دعوت غریبہ کے کسی کو اتنی کامیابی
حاصل نہیں ہو سکتی احمدیوں کے ذریعہ ہی
دنیا کے ہر ایک گوشہ میں اسلام کا نام پہنچ رہا
ہے ۔ دوسرے مسلمان بھی بہت سے جیتے جلاتے
ہیں انجمنیں بناتے ہیں دہواں دمار تقریریں
کرتے اور لیکچر دیتے ہیں ۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلتا
خواہاں آزادی اور حق طلبی کے واسطے چلیاں

حالت سے محبت کرنے کا آثار

پس جو شخص خیال کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ سے محبت ہے، لیکن محبت کے آثار اس سے ظاہر نہیں ہوتے تو وہ یقین کر لے۔ کہ اس کا اس سے دھوکہ دے رہا ہے اور جو دیکھے کہ دوسرے کو دعویٰ تو محبت الہی کا ہے۔ لیکن اس میں آثار نہیں پائے جاتے۔ تو یقین کر لے کہ یا تو وہ خود دھوکہ خوردہ ہے یا دوسرے دھوکہ دینے والا ہے۔ اس بات کو سوچتے ہوئے میں اپنی جماعت کے لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نفسوں کو دیکھیں اور پتہ لگائیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا ان کے سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے۔ کھانے۔ پینے بولنے چلنے۔ لین دین۔ نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ پر کیا اثر ہے۔ یا یہ نہایت ہی کمزور اور بوداد دعویٰ ہے۔ کہ اس کا کچھ اثر ہی نہیں۔ یا کم سے کم ان اتنا تو سوچے۔ کہ اگر میرے اعمال اور افعال میں خدا تعالیٰ کی محبت کے آثار مجھے نمایاں نظر نہیں آتے تو وہ ہستی جو باریک باریک باتوں کو جاننے والی ہے۔ اسپر میرے دعویٰ کا کیا اثر ہے وہ خیال کرے کہ میں جاہل ہوں۔ میں موٹی عقل کا آدمی ہوں۔ اس لئے میرے دعویٰ کا اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن وہ ہستی جو باریک سے باریک یا کو جاننے نہیں دیتی اس کا مجھے کیا سلوک ہے۔ یا خدا کے صفات میں میرے دعویٰ کے بعد کوئی تغیر معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کا دعویٰ سچا ہوگا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہوگی۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دیکھے کہ خدا اس کے لئے غیرت دکھاتا۔ اس سے اپنے پیاروں جیسا سلوک کرتا۔ اس سے پیار کی باتیں کرتا۔ اس کے کام کو اپنا کام سمجھتا ہے اگر ایسا نہیں تو سمجھے۔ کہ خدا کی محبت کا وہ جو دعویٰ کرتا ہے جو اور بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنی دعویٰ کے آثار محسوس نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کو تو اس کی حقیقت معلوم ہے خدا اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتا۔ لیکن جبکہ خدا کی صفات سے یہی اس کا اظہار نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ

سوائے ہونے ناممکن ہیں۔ محبت کو آپ کے ساتھ بڑی ہمدردی ہے۔ آپ کی تحریر میں صداقت اور درد ہے آپ اپنے مذہب کے ساتھ بڑا اٹس رکھتے ہیں۔ آپ صاحبین کی اولاد ہیں۔

خدا کرے میرا ناچیز مضمون آپ کی وسیع نظروں سے گزرے اور آپ اسپر غور کریں اور اپنے آزاد دل اور روشن دماغی کو ہمہوا بنا کر چودھویں صدی ہجری کے شروع ۴ سے لیکر اس زمانہ تک نظر غائر ڈالیں۔ تو اس مامور من اللہ کے سوا اور کوئی اس تحری سے دعوے کرنے والا ملے گا۔ اور فیض نیرانی تاہد غیبی کا مالک آپ کو ہرگز نظر نہیں آئے گا۔ وقت کو غنیمت جانتے اور اپنے اس شعر کا مصداق ہونے سے اپنے آپ کو بچا بیٹھے۔

خواہم کہ خارا ز پائشتم محل نہاں شد از نظر یک لمحہ غافل بودم و صد سالہ را ہم دور غور کیجئے کہ سلسلہ الہیہ اپنے بانی کے ساتھ نہیں مٹا۔ بلکہ فاروقی عہد میں دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ تاہد الہی سے وہ ساری دنیا پر پھیل گیا ہے۔ کئی لاکھوں تک جاں نثاروں کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ عام مسلمانوں کی حالت کا معائنہ ہو کہ جو قدم آگے رکھتے ہیں وہ سچے پڑتا ہی خلافت عثمانیہ کو برقرار رکھنے کیلئے کس قدر کوشش کریں تہک ہار کر ہجرت کے ڈر ادا ہے یہی دئے مگر کچھ نہ بنا جو ہونا تھا ہوا حسب طرح انگریزوں کا دل چاہا فیصلہ کر دیا اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مسلمان جادہ مستقیم سے دور ہو گئے ہیں تب ہی بامرادی کامیابی نے منہ موڑا ہے۔

چاہتے ہو تم اگر اسلام پھر پورے پہلو چھوڑ دو وہ راگ جھک آسمان کا تا نہیں سلسلہ کی خاد مہ۔ بیانیوں بہنوں کی دعا عاجزہ اہلیہ ملک کرم الہی صلح دار نہر۔

بارغ کا واقعہ کچھ کم حسرت انگیز نہیں۔ اب خلافت پر مرنے والوں نے بہتر ازور لگایا سر ٹکا فاقہ کشیا کیں مگر نتیجہ نفی ہی رہا اس سے مس تک نہوئی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہی ذریعہ اور راستہ کامیابی کا ہے جو دعوت غریبہ کے مالک نے بتایا ہے

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
نور نہیں طور تلی کا بتایا ہم نے
ہمیت صراط مستقیم پر چل کر ان شاہراہ ترقی پر
گامزن ہو سکتا ہے اور صراط مستقیم سوائے
مالک دعوت غریبہ کے دامن سے وابستہ ہونے
کے ہاتھ نہیں آ سکتا اسی کے مصباح ہدایت
سے روشن کئے ہوئے چراغ روشنی دے سکتے ہیں
اسی کے کاروان فضل و قافلہ کرامت کی آواز دہا
قدم اٹھانے والے جادہ مقصد پر پہنچتے ہیں۔ اسی
چاند کی روشنی سے ستارے روشن رہ سکتے ہیں
اسی کعبہ ہدایت کا طواف راہ راست پر لا سکتا
ہے یہی سبب ہے کہ اسکے خادم جس طرف
جاتے ہیں۔ فتح و نصرت ان کے قدم چومتی ہے
چونکہ آپ کے پہلو میں انصاف والا دل ہے آپ
بائیں سلسلہ احمدیہ کے ٹریک کو غور سے دیکھیں
تو آپ کو پتہ لگے گا کہ دعوت غریبہ کے مالک کی
تحریر میں کس قدر اثر عظیم ہے اور انکو خدا اور بانی
اسلام کے ساتھ کس قدر سچا عشق ہے۔ اور
اب ان کے فرزند ارجمند کے مبارک ہاتھوں سے
کس قدر اہم کام سرانجام ہو رہے ہیں۔ جو ساری
دنیا نہیں کر سکتی تھی وہ اکیلے کر رہے ہیں غیرت
دینی کا یہ حال ہے کہ لائڈ جارج کی تقریر دہلی کے
”عیسائیت کے بغیر دنیا امن سے نہیں رہ سکتی“
بے چین ہو گئے دل اسلام کے جوش و حمیت
میں تڑپنے لگا باوجود نا سازگی طبیعت
کے متحدہ شہروں میں اسلام کی صداقت پر
پرزور یکجہ دئے۔ کیا کسی عکاس کو یہی کام کرنے
کی جرات ہوئی مگر یہ کام خاص بندوں کے

الفتن فی رمضان

از قاضیات مولانا حافظ روشن علی صاحب

(مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اگل)

- ۶۱۵ خاتم النبیین - نبیوں کی مہر - مہر تصدیق کے لئے ہوتی ہے - نبیوں کے تصدیق شدہ ہیں یا محمد (صلعم) سب نبیوں کی تصدیق کرنیوالے ہیں -
- ۶۱۶ سراجا منیر - چراغ کا یہ خاصہ ہے کہ اس سے دوسرے چراغ روشن ہو جاتے ہیں - پس محمد رسول اللہ سے اور بھی انعام نبوت پانے والے ہیں -
- ۶۱۷ حسنہن - عربی میں حسن وسیع ہے خوبی
- ۶۱۸ ولا نسائھن - معلوم ہوا کہ ہر ایک عورت دوسرے گھر میں نہیں جاسکتی -
- ۶۱۹ وجوہہم - چہروں کو - بڑے بڑے آدمیوں
- ۶۲۰ سدیدہ - سیدی - مضبوط - مدلل
- ۶۲۱ فابین ان یحلفنہا - انہوں نے خیانت سے انکار کیا - ان ان نے خیانت کی اور چیزیں اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں اور ان ان نہیں کرتا - یہ معنی پہلے لوگوں نے کئے ہیں -
- حضرت سچ موعود نے یہ معنی کئے کہ ہم نے امانت خدا کے لئے اپنے آپ کو چھوڑ دینا اپنے پر بوجہ وال لینا - جب پیش کی تو دوسری چیزیں یہ کام نہ کر سکیں - مگر ان میں چونکہ یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے آپ پر بوجہ وال سکتا ہے - اور خود فراموش
- ۶۲۲ ہو کر خدا یا د ہو سکتا ہے اس لئے اس سے امانت قبول کر لی -
- ۶۲۳ الریح - (۱) ہوا (۲) حکومت - سلیمان کے جہاز بحیرہ قلزم بحیرہ روم میں چلتے تھے اور وہ ہوا سے خوب کام لے سکتے تھے ہوا خدا تعالیٰ موافق چلاتا تھا - یا وہ آلا کے ذریعہ اپنے لئے مفید چلا لیتے تھے
- ۶۲۴ من عذاب الیسعہ - بھڑکتی ہوئی آگ سے سزا دی جاتی تھی -
- ۶۲۵ محاریب - قلعے - محراب دار دروازے (۲) تاشیل - نبیوں کے مجسمے بعض لوگوں نے اسکے معنی کئے ہیں (ب) درختوں کے مکانوں کی شکلیں -
- ۶۲۶ الا دابة الا رض - یہ حضرت سلیمان کے بیٹے (رجسعام) کو فرمایا - کیونکہ وہ زمینی انسان تھا -
- ۶۲۷ لو کانوا یعلمون الغیب - اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس سلطنت کا یوں خاتمہ ہوا ہے تو کیوں استغدر خد متگذاری میں لگے رہتے
- ۶۲۸ الحیرم - ایک وادی کا نام ہے -
- ۶۲۹ خمط - کچے ہی جھڑ جائیو الے (۱۲) فجعلنہم احادیث - چنانچہ عرب میں کسی خراب حالی کا ذکر اس ضرب النثل سے کرتے تھے قوا یا دی سبا
- ۶۳۰ الکلم الطیب - نیک باتیں - دعائیں اعمال صالحہ کے ساتھ خدا کے حضور مقبول ہوتی ہے -
- ۶۳۱ انہ کان علیما وقдіرا - جسے علم ہوا اور پھر قدرت اس پر کوئی غالب آسکتا ہے -
- ۶۳۲ لیس - یہ سورۃ قلب ہے قرآن کا - آخری وقت میں سنائی جاتی ہے - معلوم ہوا - اس میں اصلاح عقائد و روحانیت کی باتیں ہیں -
- ۶۳۳ والقرآن الحکیم - واقف سم کی - یہ دلیل ہے انک لمن المرسلین کی -
- ۶۳۴ قیل ادخل الجنة - بعد موت یا دنیا ہی میں بہشت کی بشارت مل گئی
- ۶۳۵ من مر قدنا - بعض لوگوں نے اس آیت کی بناء پر اعتراض کیا کہ عذاب قبر ثابت نہیں کیونکہ وہ آرام گاہ کہتے ہیں حالانکہ عذاب قبر قرآن سے ثابت ہے مثلاً النار لیضون علیہا عذاباً وعشیا میں - نیز عذاب دوزخ کے مقابلہ عذاب قبر آرام کہا جاسکتا ہے -
- نیز نفخ صور - پہلے نفخ پر ہر شخص ہو جائیگا - یہاں دوسرے نفخ کا ذکر ہے پس پہلی حالت کو مرقد کہا -
- ۶۳۶ علمہ الشجر - یعنی ایسی بات جس کی حقیقت

یونہی اثر ہو جائے۔ یہ قرآن مجید ایسا نہیں بلکہ اس میں علی باقر میں۔ تاکہ اس سے ماننے والے فائدہ اٹھائیں۔ اور کفار پر حجت قائم ہو۔

۶۳۷ بل جاء بالحق وصدق المرسلین پس یہی معنی ہیں خاتم النبیین کے ۶۳۸ قصرت الطرف۔ خاندنوں تک اپنی نگاہ مقصور رکھے۔

۶۳۹ (۲) نگاہ ان پر پڑے پر ان سے نہ پہرے ثم ان لہم علیہا۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں میں نے یہ مشک زدہ کا اسی سے علام کیا۔ اسی سے استنباط کر کے۔ تھوہر کا دودھ جو کے آگے میں جب سویش ہونے لگتی تو گرم پانی دیا۔

۶۴۰ من متبعہ۔ توح کی جماعت سے ۶۴۱ فنظر نظرت فی النجوم۔ نجوم کے بارے میں مناظرہ کیا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے (۲) جیسے کہ آجکل کے جنسٹین گھڑی رکھتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے ستاروں کو دیکھ کر جتایا رات بہت گزر چکی ہے مجلس برخواستہ اتنی سقیم۔ حضرت ابراہیم صادق بنی تھے۔ انہوں نے سچ فرمایا یہ ضروری نہیں کہ جو بیمار ہو وہ بتوں کو نہ توڑ سکے بیماری کئی طرح پر ہو۔

۶۴۲ وما تعملون۔ یعنی یہ معبود خود ساتھ تمہارے خدا کی مخلوق بنے۔ (۲) تمہارے افعال کو بھی اسی نے پیدا کیا۔

(۳) اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تم یہ کیا کرتے ہو۔ یہ معنی ہمارے شیخ فرماتے تھے۔ ۶۴۳ فالقوة فی الجحیم۔ دیکھو ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ مگر خدا نے اسے زمین پر بچا لیا موسیٰؑ کو فرعون قتل کرنا چاہتا تھا اسے زمین پر بچا لیا۔ نبی کریمؐ کا محاصرہ ہوا غارت

کفار گئے مگر اسے زمین پر بچا لیا۔ پھر خلا سنت اللہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسیح کو بچالینے کے لئے آسمان پر چڑھایا جائے اور اسکی جگہ کسی اور کو مروا یا جائے ۶۴۵ حلیم۔ عقلمند۔ برداشت والا۔ ۶۴۶ ولبتشر نہ بالحق۔ معلوم ہوا قربانی انجیل ہوئے اور اسحق ان سے ۹ سال بعد ہوئے ۶۴۷ چند ما حصا لک۔ یہ غدا کی پیشگوئی ہے

۶۴۸ معہ لیسٹن پیارے لوگ مطیع اور ان کے ہم مذہب تھے۔ والطی یعنی لشکر داؤد فاتح تھے۔ پرندے لاشیں کھانے کی امید میں ساتھ رہتے۔

۶۴۹ ففرع صہم۔ کہ باوجود اتنی حفاظت کے دشمن اندر گھس آئے۔ یہ کمی عرب نعمة۔ دشمنوں نے بات بنائی جب دیکھا موقوف نہیں۔ دہنی۔ بکری نیل گا عورت بطور کنایہ مراد ہو سکتی ہے۔ ۶۵۱ انما فتنة۔ داؤد دشمنوں کا گھس آنا کمی رعب سلطنت کا موجب سمجھے اسلئے خدا سے حفاظت طلب کی۔

۶۵۲ اذ عرض۔ یہہ ان کے آداب ہرنیکا ثبوت۔

۶۵۳ عن ذکر دبی۔ اسلئے پسند کرتا ہوں کہ ان کے سبب دیکھ کر خدا یاد آتا ہے ۶۵۴ قوارت بالجباب سورج ڈوب گیا یا آہوڑے گزرتے گزرتے نظر سے اوجہل ہو گئے۔

۶۵۵ جسد آ۔ نالائق بیٹا۔

۶۵۶ لا یبغی لاحد من بعدی۔ یعنی جنت (۲) یا میرے جیسا انتظام نہ ہو سکے کسی سے۔

۶۵۷ مبین الشیطان۔ شیطان افلاک پیاس کو کہتے ہیں۔

۶۵۸ اس رکض یجلیک۔ تہذیب سفر کرو۔ ۶۵۹ ولا تحنث۔ ایوب نے قسم کھائی تھی کہ بیوی کو تنو لکڑی مارینگے۔ یہ طریق خدا نے بتا دیا کہ قسم ہی پوری ہو جائے اور بی بی کو بھی دکھ نہ ہو۔

(۲) گھاس کا مٹھالے کو اور لے چلو۔ دکھ نہ اٹھاؤ۔ یا لکڑی کو لے لو اس سے سواری کو چلاؤ۔ (ہمارے بعض استاد یہ منہ کرتے ہیں غنشا۔ زخموں کی پیپ (۲) سخت سڑی

۶۶۱ ان یوحی الی۔ مجھے اس اختصاص ملاء اعلیٰ کی اتنی ہی خبر پہنچی۔ کہ تم نذیر مقرر ہوئے

۶۶۲ الدین۔ اطاعت ۶۶۳ لا یطعمہ ما یخلق بالشاء۔ بیٹا بنا تا تو پھر محمد مصطفیٰ کو بناتا۔

۶۶۴ فی ظلمت ثلاث۔ پیدائش کے وقت جہالت کی ظلمت۔ (۲) حرص کی ظلمت۔

(۳) ذاتی طور پر عدم قابلیت کی ظلمت۔ ۶۶۵ بوجہ۔ آدمی۔ اپنے پہرہ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر وہاں چہرے کے ذریعہ بچاؤ ہو نہ پڑے گا۔

چوبیسواں پارہ شروع ہوا

۶۶۶ فیمسک۔ پس مرد۔ پھر دنیا میں نہیں آئینگے۔

۶۶۷ هو الغفور۔ وہ بخشنہار ہے مگر کس طرح انیسوا الی ربکم تم اپنے رب کی طرف جہک جاؤ۔ فرمانبرداری کرو۔

۶۶۸ فصعق من فی السموات۔ یہ وہ نفخہ اگلے ہے جسے من مرقدنا سے تعبیر کیا گیا۔

نظریہ علیان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ

سرکاری وکیل کی تقریر اردو میں

سرکاری وکیل سردار بہادر مہتاب سنگھ نے کہا۔ اس مقدمہ میں ویفنس پیش نہیں کیا گیا۔ اور گواہان پر جرح ہی نہیں کی گئی۔ ان حالات میں سرکاری وکیل کا کام نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سرکاری وکیل نے دفعہ ۱۲۴ (۱) پڑھ کر سنائی اور کہا۔ کہ یہ ضرور نہیں۔ کہ بادشاہ سلامت کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے صرف موٹے موٹے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا ان الفاظ سے مراد کیا تھی۔ اس دفعہ کے مطابق براہ راست اشتعال دینا ضروری نہیں ہے۔ ایسے مقدمات میں بولنے والا آدمی مقام۔ تقریر سننے والے حاضرین اور ان سب کے حالات ان سب امور پر غور ہونا ضروری ہے۔ سرکاری وکیل نے اخبار شیر پنجاب کا معاملہ مثیلہ پیش کیا۔ جس میں سردار احمد سنگھ کے پریس کی ضمانت ضبط کی گئی تھی۔

مسٹر وانا دے جج ہائیکورٹ بمبئی کی رضا مہتاب کا لکھی تھی۔ لیف کا حوالہ دیا گیا۔ صوفی ان پرتشاد کے مقدمہ کا حوالہ دیکھ کر پتہ چلا کہ جو خلاف کی تقریر گئی۔ وکیل نے کہا اخبار زمیندار کے جو خلاف پیش کئے ہیں۔ اس کے متعلق ملزم پر کوئی الزام نہیں۔ مگر اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کا رجحان کیا ہے۔ ہر تاریخ کی تقریر ہی سب سے بڑی تقریر تھی۔ گواہوں کے متعلق اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ تقریباً سب کا ہی حکومت سے تعلق ہے۔ نہ داروغہ اور ان کی طرف ہی ملزم کی تقریر کا روئے سخن تھا۔ برکت علی خاص گواہ کی شہادت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد وکیل نے مولوی صاحب کی تقریر کے قابل اعتراض حصے پڑھ کر سنائے مثلاً حکومت میں دخل دینا چھوڑ دو رولٹ بل کو توڑ

وغیرہ وغیرہ۔ یہ الفاظ دراصل جرم نہیں ہیں مگر ان میں جو جو الفاظ کہے گئے۔ کہ یاد رکھو ورنہ تم تباہ ہو جاؤ اس سے یہ الفاظ قابل اعتراض ہو جاتے ہیں۔ ہر شہادتوں کا حوالہ دیا گیا جن میں گواہان نے مولوی صاحب کے قابل اعتراض الفاظ کو تسلیم کیا ہے۔ سرکاری وکیل نے عدالت سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ سرکار کا منشأ یہ نہیں ہے۔ کہ کسی بے گناہ کو سزا دی جائے۔ مولوی صاحب سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا اس کے بعد آج کی کارروائی ختم ہوئی۔ اب صرف حکم سننا باقی ہے۔ جس کے لئے تاریخ مقرر نہیں کی گئی

یورپ میں کثرت ازدواج کا مسئلہ

یورپ میں خالو عورتوں کا سوال مدبروں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ فرانس میں ڈاکٹر پال کارنٹ نے خالو عورتوں کا یہ علاج سوچا ہے۔ کہ (۱) فرانسیسی عورتوں کی شادی غیر ملکی باشندوں کے ساتھ کی جائے اور انہیں فرانس ہی میں آباد کیا جائے۔ (ب) کثرت ازدواج کی اجازت کچھ زمانہ کے لئے دی جائے (ج) ایسے گھر بنائے جائیں جن میں صرف مائیں اور بچے ہی ہوں لنڈن کا مشہور طبی رسالہ "نسٹ" کہتا ہے۔ کہ قدرتی طور پر ہر مرد کیلئے ایک عورت ہونی چاہئے۔ لیکن جنگ نے اس قدرتی تناسب کو درہم برہم کر دیا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس تناسب کے دوبارہ قائم کرنے کے لئے عورتوں کو بھی مردوں کی طرح فوج میں بھرتی کیا جائے۔

ان ہر سہ تجاویز پر انڈین میڈیکل گزٹ نے بحث کی ہے۔ وہ ان کو ناقابل عمل قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسکو عورتیں کبھی پسند نہیں کریں گی۔ اسکی رائے میں عورتیں فوج میں صرف اشد ضرورت ہی کے وقت میں شامل ہو سکتی ہیں۔ جیسے کہ گزٹ جنگ کے دوران میں روس میں ہوئی تھیں۔ شادی کے لائق غیر ملکی باشندے صرف مشرق میں

اور گزٹ مذکور اس کے قطعی خلاف ہے۔ کہ مغرب کی عورت شرق کے مردوں سے بیاہی جائیں۔ عارضی کثرت ازدواج کو وہ بالکل فضول قرار دیتا ہے۔ کیونکہ آج کل ایک مرد ایک عورت کی ضرورت میں ہی بمشکل پوری کر سکتا ہے صرف ماؤں اور بچوں کے گھر بنا نیک یہ مطلب ہے۔ کہ عورتیں قوم کی جائداد سمجھی جائیں۔ اور بچوں کی پرورش گورنمنٹ کے سپرد ہو۔ گزٹ مذکور قدرتا اس کے خلاف ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ بچے دنوں میں عورتوں کے قوی جائداد بنائی جاتے ہیں غلط افواہ نے جو پریشانی پھیلا دی تھی۔ کیا وہ مدبروں کی آنکھیں کھولنے کیواسطے کافی نہیں ہے۔ گزٹ مذکور کی رائے میں عورتوں کی کثرت بہت فوائد ہی اندر رکھتی ہے۔ اور قدرت خود بخود کی وقت مردوں اور عورتوں کے تناسب کو ٹھیک کر دے گی۔ لیکن اب باب نظر کے نزدیک سوال یہ ہے کہ آخر کثرت اس مشکل کا حل کیا پیش کرتی ہے۔ اور ایسے غیر معمولی حالات میں وہ کونسا اختیار کر نیکتا قومی دیتی ہے۔ عیسائی دنیا اور مذہب اس کے حل سے محروم محض ہے۔ اور اسکا فرض ہے کہ اس عہدہ پر ہر نیکلیے دین الفطرہ کے آگے تسلیم کر دے

فاروقی خضاب

اس خضاب کا ٹائٹل مارک (نشان) منارۃ المسیح کہا گیا تھا۔ انجیل لکھ کر اس نشان کی برکت سے ہمارا خضاب منار بلند ہو پونج گیا۔ اور ہر روز اس کی تعریف کے خطوط مرثیہ نگار کے طور پر آنے لگے جنکو ہم رفتہ رفتہ ناظرین فاروقی کیلئے شائع کرتے رہے ہیں آج ہم ایک غیر احمدی خریدار کا خط شائع کرتے ہیں۔ خضاب ہمد میں ہمارے خضاب کا اشتہار پڑھ کر ایک شخص نے مندرجہ ذیل کارڈ بھیج دیا۔

"جناہن تسلیم۔ مجھے پندرہ سال کے تجربے نے یہ بتایا ہے کہ جس قدر خضاب میں وہ سب بیکار ہیں اور ناممکن ہے کہ بلا عیب کے کوئی خضاب ہو۔ آپ خواہ مخواہ اپنی سچائی کو تادیلات سے کام میں لاتے ہیں۔ اور گنہگار مواخذہ دار خدا و رسول کے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا بہر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف الہی میں ہرگز باور کرنے کے قابل نہیں ہیں

محبوب و امین طلب مائین

حضرت سید موعود علیہ السلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا موعود نور الدین صاحب
کا مصدقہ میرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

میر میرا اور حضرت خلیفہ

اصلی میرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے
بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت سید موعود علیہ السلام
کے حضور ایک مجسم کے سامنے مسجد مبارک میں میرا
پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ
یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے
ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد
سلسلہ کے اخبار بردار احکام اور رسالہ سیکڑین میں اسے
شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے
اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ اور میرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں
کہ حضرت سید موعود کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت
خلیفہ اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں
متلاطم ہیں۔ یا حفاظت قدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے
ہیں وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامتہ
نے اس کے متعلق فرمایا۔ براۓ امراض چشم بسیار
مفید است۔ یہ سرمہ دسندہ جالہ پتولا پتوال۔ سیام اور
سرخ چشم اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے
قیمت سرمہ اول فیتولہ ۱۰۰ اصل میرا کی قیمت فیتولہ ۱۰۰ یہ سرمہ
جسکی آنکھیں کھتی ہوں انکیلئے بہت مفید اور بڑا مقوی
بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سالہ اجیت محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت
یہ ہے۔ متوی جمیعہ اعضا نافع سرکشتی طعاع قاطع طعم و ریاح
دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ تنلی نفس و دوق
شیخو خیت فساد و طعم و قاتل کرم شکم مغنت سد و درہ و مثانہ
و سلسل ببول و سیلان منی و بیوست و درو مفاصل کیلئے بہت مفید
بقدر روانہ خود بہرہ دودہ استعمال کریں قیمت قسم اول فیتولہ ۱۰۰
المشتہق۔ احمد نور کابلی تاجر ہاجر قادیان۔ پنجاب

۱۔ شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا
ہے قوت باضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء ٹیسہ کو تقویت
بخشتا ہے۔ فی بول کلاں ہے۔

۲۔ شربت دفع قبض۔ قبض کو دفع کرتا ہے اور
بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت با فراغت روزانہ
ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بول کلاں ہے۔

۳۔ شربت نہایت خوش ذائقہ ہے۔ غذا کو مفہم کرتی
اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر مدہ۔

۴۔ بخاری گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو
دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہوتی
دیتیں۔ فی دجن ۴۰

۵۔ شربت قبض کش۔ ہر قسم کی قبض کو دفع
کرتی ہیں۔ اور بیوک لگاتی ہیں۔ فی دجن ۴۰

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے
اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علیل کرتے گزر گئی
اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج
شروع کر دیں۔ تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے فضل
سے اور سید موعود کے صدقہ سے انکے دگر اولاد
ہوگی۔ مفصل حالات لکھ کر بھیجیں۔ انکا علاج کیا جائے گا۔

اور کامیابی خدا کے فضل و کرم سے ضرور ہوگی۔ خدا
کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔

حضرت خلیفہ السیاحی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز
کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال
فرمایا ہے۔ ہر دوا و دواست کو سفید پا کر ارشاد کیا
ہے۔ کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجت مند
احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوا میں ہی
تیار کرتا ہوں۔ جسکی تفصیل مفصل ذیل پتہ سے
خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ ادویات
مندرجہ بالا سرچ التاثر اور مفید تر ہیں۔ محصول اک
بذمہ خریدار

۷۔ شربت دفع قبض۔ قبض کو دفع کرتا ہے اور
بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت با فراغت روزانہ
ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بول کلاں ہے۔

۸۔ بخاری گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو
دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہوتی
دیتیں۔ فی دجن ۴۰

۱۔ ہر شخص تجارت میں سبز باغ دکھا کر لیتا ہے
چونکہ ہمارے دو ایک اصحاب آپ کے ہمسایوں
ازمانہ منگنا چاہتے ہیں۔ لہذا ایک شیشی
خضاب فاروقی کی حسب ذیل پتہ سے دی
جانی بھیج دیجئے۔ سید ضامن علی جہڑا رانہ لنگوہ
تحصیل بہترتان ضلع اٹا وہ۔ ۲۔ اگست ۱۹۳۰ء کو
مندرجہ ذیل کارڈ اٹا آیا۔ جو ہماری صداقت
اور خضاب کی عمدگی کیلئے قابل قدر سرٹیفکیٹ ہے
کیونکہ ایک ایسے تجربہ کار شخص نے جو پندرہ سال
کے تجربہ سے اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ حسب قدر خضاب
ہیں وہ سب بیکار ہیں۔ ہمارے خضاب کو اپنے
پندرہ سالہ تجربہ کے خلاف باکار یا تیر جس شخص
کا یہ یقین تھا کہ اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب
کے معاملہ میں حلف اٹھائیں۔ ہرگز بیکار نہ ہوں گے
قابل نہیں ہیں۔ وہ شخص اپنے یقین کے خلاف
ہمارے خضاب کے معاملہ میں بلا حلف ہی
صداقت کی گواہی دیتا ہے نہ صرف گواہی دیتا
ہے بلکہ ہمارے خضاب کی اشاعت میں
کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ انکا دوسرا کارڈ یہ ہے
"جناب من تسلیم۔ ایک شیشی خضاب فاروقی
حسب ذیل پتہ سے بھیج دیجئے۔ آپ کے
خضاب کی اشاعت کر رہا ہوں۔ دو شیشیاں
میری معرفت ضلع دار نہر گنگ اچلہ نے منگائی
ہیں۔ وہ غالباً بھیج دی ہوگی۔ ہمیشہ سچائی کی دکان
میں قریبی ہوتی ہے۔" سید ضامن علی جہڑا رانہ
قانونگو بہر شان سہرا گنگ سٹریٹ ۶

میں ناظرین فاروق سے درخواست کرتا ہوں
کہ جو اصحاب فاروقی خضاب منگائیں۔ وہ بعد استعمال
اسکے متعلق اپنی رائے ضرور خاکار کے پاس رسالہ
کریں۔ قیمت ایک شیشی ایک ادنیٰ سو برس ۱۲
تین شیشی سو ایک برس ۳۰۔ جبہ شیشی سو ایک برس
محصول اک مخرج پیننگ ایک شیشی۔ تین شیشی
جبہ شیشی ۱۲۔

پتہ۔ عمر امینڈ برادر دار الفضل سٹریٹ فاروق منزل
قادیان ضلع گورداسپور

الحکم نور احمد احمدی اینڈ کوٹا جہنہ میٹھ اکولا برار۔